

# از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، جالندور

بنام

اجنٹا الیکٹرکلز، پنجاب

تاریخ فیصلہ: 02 مئی 1995

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور جی۔ ٹی۔ ناناوتی، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961:

دفعہ 139(2) - فقرہ (جیسا کہ یہ 1.4.1989 پر اس کے حذف ہونے سے پہلے تھا) - کا مقصد اور تشریح - انکم ٹیکس ریٹرن - فائل کرنے کے وقت میں توسیع - مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد دائر کی گئی درخواست - قرار پایا کہ جائز ہے۔

انکم ٹیکس ایکٹ - طریقہ کار کی توضیحات - کی تشریح - انصاف کرنے کے لیے تیار کردہ طریقہ کار کے اصول کا اطلاق کیا جاسکتا ہے - مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 -

الفاظ اور جملے: توسیع کریں - کے معنی - دفعہ 139 (2) - فقرہ - انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 -

جواب دہندگان، ایک شراکتداری فرم اور اس کے شراکت داروں کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 139(2) کے تحت نوٹس جاری کیے گئے تھے جس میں انہیں نوٹس جاری ہونے کی تاریخ سے 30 دن کے اندر اپنا ریٹرن فائل کرنے کی ضرورت تھی۔ تاہم، ان سب نے اپنے ریٹرن کے ساتھ ساتھ مقررہ تاریخ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ریٹرن فائل کرنے کے لیے وقت میں توسیع کے لیے درخواستیں دائر کیں۔ ریٹرن فائل کرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے انکم ٹیکس افسر نے ان پر جرمانہ عائد کیا۔ اپیل پر ایپلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے فرم پر عائد جرمانے کو منسوخ کر دیا لیکن شراکت

داروں پر عائد جرمانے کو برقرار رکھا۔ ٹریبونل نے ریونیو ایپلوں کی اجازت دی اور انکم ٹیکس افسر کے ذریعے منظور کردہ احکامات کو بحال کیا۔ عدالت عالیہ نے شخص الیہ کے حق میں حوالے کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ ریٹرن فائل کرنے کے لیے وقت میں توسیع کی درخواست مقررہ تاریخ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی دائر کی جاسکتی ہے۔

اس عدالت میں ریونیو کی اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں کسی مخصوص شق کی عدم موجودگی میں عدالت عالیہ کو یہ فیصلہ دینا چاہیے تھا کہ مقررہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد وقت میں توسیع کے لیے درخواستیں دائر کرنا جائز نہیں ہے۔

ایپلوں کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 139(2) کے تحت مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد وقت میں توسیع کے لیے شخص الیہ کی طرف سے کی گئی درخواستیں قابل قبول تھیں اور اس لیے درست تھیں۔

2. اگر دفعہ 139(2) کو قاعدہ 13 اور فارم نمبر 6 کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ توسیع کے لیے درخواست اس مدت کے بعد بھی کی جاسکتی ہے جس کی اصل میں اجازت دی گئی تھی یا توسیع کے نتیجے میں اس کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ دفعہ 139(2) کے فقرہ کے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے جو انکم ٹیکس افسر کو صوابدیدی دیتا ہے اور وقت کے ساتھ ریٹرن فائل نہ کرنے سے ہونے والے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس دفعہ میں اس اثر کی کوئی حد پڑھنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد کوئی درخواست نہیں کی جاسکتی تھی۔ دفعہ کو اتاننگ کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ اگر یہ ارادہ کیا جاتا کہ دفعہ 139(2) کے تحت وقت کی توسیع کے لیے درخواست اصل میں اجازت شدہ وقت کے اندر یا توسیع شدہ وقت کے اندر کی جانی تھی تو الفاظ "یہ ممکن نہیں ہے" بالکل ضروری نہیں تھے اور الفاظ "یہ ممکن نہیں ہے" کافی ہوتے۔

3. مختلف وجوہات کی بناء پر قانون سازی عمل کرنے کے طریقہ کار کے معاملات میں تفصیل سے توضیحات نہیں بنا سکتا ہے۔ یہ عدالت یا اتھارٹی کو صوابدیدی اختیار دینے کے ساتھ آرام کر سکتا ہے اور اسے عدالت یا اس اختیار پر چھوڑ سکتا ہے کہ وہ اس اختیار کو اپنی صوابدید پر استعمال کرے جو مناسب سمجھا جاتا ہے اور ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔ اس سلسلے میں کسی خاص شق کی عدم موجودگی میں کوئی خاص کام کیا جاسکتا ہے یا نہیں، اس کا انحصار اس شق کے مقصد اور دیگر

متعلقہ عوامل پر ہو گا جیسے کہ اگر یہ مانا جائے کہ ایسا نہیں کیا جاسکتا تو اس کے نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ آئی ٹی او کو وقت سے آگے کی گئی درخواست پر غور کرنے کا اختیار دینے والے مخصوص التزام کی محض عدم موجودگی سے یہ موقف اختیار کرنا مناسب نہیں تھا کہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد دفعہ 139(2) کے تحت توسیع کے لیے درخواست دینا مشخص الیہ کے لیے کھلا نہیں تھا اور یہ کہ اس طرح کی درخواست پر آئی ٹی او کے ذریعے غور نہیں کیا جاسکتا تھا۔

سندر داس ٹھا کرے و دیگر اں بنام سی آئی ٹی، 137 آئی ٹی آر 646، منظور شدہ۔

ٹی، وینکٹا کرشنا یا اینڈ کمپنی بنام سی آئی ٹی، آئی ٹی آر 297؛ سی آئی ٹی بنام ایس پی ویز کنسٹرکشن کمپنی، 165 آئی ٹی آر 732 اور آسام فرنٹیر وینیر اینڈ سالز بنام سی آئی ٹی، 104 آئی ٹی آر 479، منظور شدہ۔

4. ریونیو کی یہ دلیل کہ دفعہ 139(2) فقرہ میں لفظ 'توسیع' کا مطلب یہ ہے کہ درخواست دیتے وقت جس وقت کی اجازت دی گئی تھی اس کی میعاد ختم نہیں ہونی چاہیے تھی اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ مجموعہ ضابطہ دیوانی خود انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کارروائی پر لاگو نہیں ہوتا ہے، لیکن اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کارروائی میں کسی فریق کو انصاف دینے کے لیے تیار کردہ طریقہ کار کے اصول کو ایکٹ میں موجود طریقہ کار کی شق کی تشریح کرتے وقت مدد کے لیے نہیں بلایا جاسکتا۔

مہنتھ رام داس بنام گنگا داس، اے آئی آر (1961) ایس سی 882، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2636، سال 1977 وغیرہ۔

آئی ٹی پی نمبر 19، سال 1976 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 27.10.76 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جسٹس راما مورتی، ایس پاجا پا اور مس اے سبھاشینی۔

عدالت کا فیصلہ ناناوتی، جسٹس نے دیا۔

ناناوتی، جسٹس - یہ چار اپیلیں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ذریعے آئی ٹی ریفرنس نمبر 17، 44 اور 45، سال 1974 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان اپیلوں میں غور کے لیے جو ایک عام سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 139(2) کے تحت مقررہ مدت

ختم ہونے کے بعد ریٹرن آف انکم فائل کرنے کے لیے وقت میں توسیع کے لیے کی گئی درخواست کو قانونی اور درست سمجھا جاسکتا ہے۔

دیوانی اپیل نمبر 2636، سال 1977 میں مدعا علیہ ایک شراکت داری فرم ہے اور دیوانی اپیل نمبر 2499-2501، سال 1977 میں مدعا علیہ اس کے شراکت دار ہیں۔ تخمینہ کاری کے سال 67-1966 کے سلسلے میں دفعہ 139(2) کے تحت انفرادی نوٹس فرم اور اس کے تین شراکت داروں کو جاری کیے گئے تھے جن میں انہیں نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے 30 دن کے اندر اپنی آمدنی کا ریٹرن پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نوٹس 18.5.1966 پر فرم کو دیا گیا تھا اور شراکت داروں کو 24.6.1966 پر پیش کیا گیا تھا۔ لہذا، فرم کے ذریعے 19.6.1966 پر یا اس سے پہلے ریٹرن فائل کرنا ضروری تھا اور شراکت داروں کو 24.7.1966 پر یا اس سے پہلے اپنا ریٹرن فائل کرنا تھا۔ ان سب نے 27.6.1967 پر اپنا ریٹرن جمع کرایا۔

تشخیص مکمل کرنے کے وقت آئی ٹی اونیٹ نے دفعہ 271(1) (اے) کے تحت جرمانہ عائد کرنے کے لیے کارروائی شروع کی کیونکہ بغیر کسی معقول وجہ کے ریٹرن داخل کرنے میں تاخیر ہوئی تھی۔ ان کارروائیوں میں مشخص الیہان نے نشاندہی کی کہ انہوں نے آئی ٹی او کو 29.6.1966 اور 31.12.1966 پر بالترتیب 31.12.1966 اور 31.3.1967 تک وقت بڑھانے کے لیے درخواستیں دی ہیں اور دلیل دی کہ ان پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ وہ معقول طور پر مانتے ہیں کہ ان درخواستوں کو منظور کر لیا گیا تھا کیونکہ انہیں آئی ٹی او نے خارج نہیں کیا تھا۔ آئی ٹی او نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا کیونکہ ان کے خیال میں مشخص الیہان کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی مستند ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا اور اس وجہ سے بھی کہ اس طرح کی درخواستیں ریٹرن فائل کرنے کی مقررہ تاریخ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے کرنی تھیں۔ اس لیے وہ ان پر جرمانہ عائد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تشخیص کرنے والے ایڈووکیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل میں گئے۔ انہوں نے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا کہ 29.6.1966 اور 31.12.1866 کی تاریخ کی درخواستیں مشخص الیہان نے کی تھیں اور یہ کہ فرم نے 30.6.1967 تک وقت کی توسیع کے لیے 15.5.1967 کی تاریخ کی ایک اور درخواست دی تھی۔ انہوں نے مشخص الیہان کی اس دلیل کو قبول کیا کہ انہوں نے معقول طور پر یہ فرض کیا تھا کہ ان کی درخواست منظور کر لی گئی تھی کیونکہ انہیں خارج نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح ریٹرن داخل کرنے میں تاخیر کی معقول وجہ تھی، آخری تاریخ تک جس میں توسیع طلب کی گئی تھی۔ اس لیے انہوں نے فرم پر عائد جرمانے کو منسوخ کر دیا اور شراکت داروں پر عائد جرمانے کو

اس مدت تک محدود کر دیا جس کے لیے کوئی معقول وجہ نہیں دکھائی گئی۔ ریونیو نے ان احکامات کے خلاف ٹریبونل میں اپیلوں کو ترجیح دی۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ دیر سے درخواستوں کو قانونی اور درست نہیں سمجھا جاسکتا، اپیلوں کی اجازت دی گئی اور آئی ٹی او کے ذریعے منظور کردہ احکامات کو بحال کیا گیا۔ مشخص الیہ کے کہنے پر ٹریبونل نے عدالت عالیہ کا حوالہ دیا۔ مرکزی فیصلہ عدالت عالیہ نے آئی ٹی ریفرنس نمبر 17، سال 1974 میں دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ دفعہ 139 (2) فقرہ میں اس اثر کی کوئی حد نہیں ہے کہ توسیع کے لیے درخواست مقررہ وقت میں دائر کی جانی چاہیے، اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی توسیع کے لیے درخواست دی جاسکتی ہے۔ وقت کی توسیع کے لیے درخواست دینے کے لیے تجویز کردہ فارم یہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لیے درخواست مقررہ تاریخ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی دائر کی جاسکتی ہے۔ اس لیے اس نے اس سوال کا فیصلہ مشخص الیہان کے حق میں کیا۔

ریونیو کے فاضل وکیل کی طرف سے جو دلیل دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے دفعہ 139 (2) فقرہ کی صحیح تشریح نہیں کی ہے۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہے اور ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں کسی مخصوص شق کی عدم موجودگی میں، یہ قرار دیا جانا چاہیے تھا کہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد توسیع کے لیے درخواست دینا جائز نہیں ہے۔ اور، اس لیے، مشخص الیہان کی طرف سے دائر کی گئی دیر سے درخواستیں غلط تھیں۔

دفعہ 139 (2)، جسے 1.4.1989 کے اثر سے حذف کر دیا گیا تھا، متعلقہ وقت پر درج ذیل

پڑھا گیا:

"(2) کسی بھی شخص کی صورت میں، جو انکم ٹیکس افسر کی رائے میں، اس ایکٹ کے تحت قابل تخمینہ کاری ہے، چاہے وہ اپنی کل آمدنی پر ہو یا پچھلے سال کے دوران کسی دوسرے شخص کی کل آمدنی پر، انکم ٹیکس افسر، متعلقہ تخمینہ کاری سال کے اختتام سے پہلے، اس پر ایک نوٹس بھیج سکتا ہے جس میں اس سے کہا جائے کہ وہ نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے تیس دن کے اندر، پچھلے سال کے دوران اپنی آمدنی یا ایسے دوسرے شخص کی آمدنی کارٹرن مقرر کردہ طریقے سے اور تصدیق شدہ طریقے سے پیش کرے اور ایسی دیگر تفصیلات پیش کرے جو مقرر کی جائیں:

بشرطیکہ تخمینہ کاریہ طریقے سے کی گئی درخواست پر انکم ٹیکس افسر اپنی صوابدید پر ریٹرن پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع کر سکتا ہے، اور جب ریٹرن پیش کرنے کی تاریخ، چاہے وہ اصل میں تخمینہ کاری ہو یا توسیع پر، 30 ستمبر کے دن سے آگے گر جائے یا جیسا بھی معاملہ ہو، اسمنٹ سال کے 31 دسمبر کے دن، ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ کی ذیلی شق (iii) کی توضیحات لاگو ہوں گی۔

اس میں اس طریقے کی فراہمی کی گئی تھی جس میں ایک شخص، جو آئی ٹی او کی رائے میں قابل تشخیص تھا، کو اپنی آمدنی کا ریٹرن اور ریٹرن فائل کرنے کا طریقہ پیش کرنے کی ہدایت کی جاسکتی تھی۔ ایسے شخص کو نوٹس دینا ضروری تھا اور اسے نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے تیس دن کے اندر ریٹرن فائل کرنا تھا۔ اس طرح طے شدہ مدت کو آئی ٹی او کے ذریعے بڑھایا جاسکتا ہے، اگر اس مقصد کے لیے درخواست مقررہ طریقے سے کی گئی ہو۔ اس فقرہ نے آئی ٹی او کو ریٹرن پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع کرنے کے قابل بنایا اور اس مقصد کے لیے آئی ٹی او کو منتقل کرنے کا طریقہ کار طے کیا۔ اس طرح کی درخواست دینے کا طریقہ قاعدہ 13 کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا۔ تجویز کردہ فارم فارم نمبر 6 تھا۔ اس کا متن حسب ذیل ہے:

"نمبر 6 سے: انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 139(1)/(2)/(3) کے تحت -

مظہر / ہمیں میری / ہماری آمدنی کا ریٹرن فائل کرنا ہے۔ ..... جس کے سلسلے میں مظہر / ہم 1 اپریل، 19 کو شروع ہونے والے تخمینہ کاری سال کے لیے قابل تخمینہ ہیں۔ ذیل میں دی گئی وجوہات کی بنا پر میرے / ہمارے لیے مذکورہ تاریخ سے پہلے ریٹرن فائل کرنا ممکن نہیں / ممکن نہیں ہے۔

ہم اس مقررہ فارم کا بھی حوالہ دے رہے ہیں کیونکہ عدالت عالیہ نے اس کا حوالہ دینے کے بعد مشاہدہ کیا ہے کہ "مقررہ فارم واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ وقت میں توسیع کے لیے درخواست ریٹرن فائل کرنے کے لیے مقرر کردہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی دائر کی جاسکتی ہے۔" سندر داس ٹھا کرے و برادراں میں کلکتہ عدالت عالیہ۔ بنام سی آئی ٹی، 137 آئی ٹی آر 646 نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا ہے۔

یہاں تک کہ آئی ٹی او نے بھی تاریخ میں توسیع کی، اگر یہ شق میں مذکور تاریخوں سے آگے گرجاتی ہے، تو ذیلی دفعہ (1) فقرہ کی ذیلی شق (III) کا التزام لاگو ہو جاتا ہے اور 6 فیصد کی شرح سے

سود اس شق میں مقرر کردہ ادائیگی کے قابل ہو جاتا ہے۔ شق کا مقصد یہ دیکھنا تھا کہ مشخص الیہ کو اس امید کے ساتھ ریٹرن جمع کرنے کو ملتوی کرنے سے کسی بھی طرح سے فائدہ نہ ہو کہ وہ ٹیکس کی ادائیگی کو بعد کی تاریخ تک ملتوی کر سکتا ہے اور اس مدت کے دوران اس رقم کو استعمال کرنے کا فائدہ حاصل کر سکتا ہے، جیسا کہ اسے قابل ادائیگی پائے جانے والے ٹیکس کی رقم پر سود ادا کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ذیلی دفعہ (8) میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ آئی ٹی او مقررہ معاملات میں اور مقررہ حالات میں قابل ادائیگی سود کو کم یا معاف کر سکتا ہے۔ مزید برآں، ایک شخص جو دفعہ 139 (2) کے تحت اجازت شدہ وقت کے اندر ریٹرن پیش کرنے میں ناکام رہا وہ متعلقہ وقت پر نہ صرف سود ادا کرنے کا ذمہ دار تھا بلکہ دفعہ 271 کے تحت جرمانہ اور دفعہ 276 کے تحت جرمانہ بھی تھا۔

اس تناظر میں، اس سوال پر غور کرنا ہو گا کہ آیا دیر سے درخواست کو درست سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ نے 256 (2) کے تحت ان مقدمات کا فیصلہ کرتے ہوئے اور کلکتہ عدالت عالیہ نے سندر داس ٹھا کرے و برادران (اوپر) میں صحیح طور پر نشاندہی کی۔ دفعہ 139 (2) میں اس سلسلے میں کوئی حد بندی کے الفاظ نہیں ہیں کہ اجازت شدہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد کوئی درخواست دائر نہیں کی جاسکتی۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، یہ ایک طریقہ کار کی شق تھی۔ تیس دن کی حد کو حتمی بنانے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ آئی ٹی او کو اس تاریخ میں توسیع کرنے کی صوابدید دی گئی تھی۔ آئی ٹی او کو مناسب وجوہات کی بنا پر اس صوابدید کا استعمال کرنے کے لیے بلا یا جاسکتا تھا۔ آئی ٹی او کی صوابدید پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی تھی کہ وہ اس مدت کی تاریخ میں کتنی بار توسیع کر سکتا ہے جس کے لیے وہ اسے بڑھا سکتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ فارم نمبر 6 میں اس اثر کے واضح اشارے کے پیش نظر، مطلوبہ وقت کے اندر بار بار درخواستیں "یہ ممکن نہیں ہوا" الفاظ کے استعمال سے کی جاسکتی ہیں۔ اگر یہ ارادہ کیا جاتا کہ دفعہ 139 (2) کے تحت وقت کی توسیع کے لیے درخواست اصل میں اجازت شدہ وقت کے اندر یا توسیع شدہ وقت کے اندر کی جانی تھی تو الفاظ "یہ ممکن نہیں ہے" بالکل ضروری نہیں تھے اور الفاظ "یہ ممکن نہیں ہے" کافی ہوتے۔ اگرچہ یہ قاعدہ ایکٹ کے دفعہ کو متاثر، کنٹرول یا اس کی توہین نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس کا یہ اثر نہ ہو، اسے ایکٹ کے دفعہ کی طرح ہی طاقت کا حامل سمجھا جانا چاہیے۔ اگر دفعہ 139 (2) کو قاعدہ 13 اور فارم نمبر 6 کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ توسیع کے لیے درخواست اس مدت کے بعد بھی کی جاسکتی ہے جس کی اصل میں اجازت دی گئی تھی یا توسیع کے نتیجے میں اس کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ آئی ٹی او کو صوابدید دینے کے مقصد اور وقت کے اندر ریٹرن فائل نہ کرنے سے ہونے

والے نتائج کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہمیں اس دفعہ میں اس اثر کی کوئی حد پڑھنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد کوئی درخواست نہیں کی جاسکتی۔ ہمیں اس دفعہ کی اتنی تنگ تشریح کرنے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔

ہم ریونیو کی جانب سے اس دلیل کو قبول نہیں کر سکتے کہ دفعہ 139(2) فقرہ میں لفظ 'توسیع' کا مطلب یہ ہے کہ درخواست دیتے وقت جس وقت کی اجازت دی گئی تھی اس کی میعاد ختم نہیں ہونی چاہیے تھی۔ اگرچہ مجموعہ ضابطہ دیوانی بذات خود انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کارروائی کو فراہم نہیں کرتا ہے، لیکن اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کارروائی میں کسی فریق کو انصاف دینے کے لیے تیار کردہ طریقہ کار کے اصول کو ایکٹ میں موجود طریقہ کار کی شق کی تشریح کرتے وقت مدد کے لیے کیوں نہیں بلایا جاسکتا۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 148 میں کہا گیا ہے کہ جہاں عدالت کی طرف سے ضابطہ اخلاق کے ذریعے مقرر یا اجازت شدہ کسی کام کو کرنے کے لیے کوئی مدت مقرر یا منظور کی جاتی ہے، عدالت وقتاً فوقتاً اپنی صوابدید پر اس مدت کو بڑھا سکتی ہے، حالانکہ اصل میں طے شدہ یا دی گئی مدت ختم ہو چکی ہوگی۔ مختلف حالات کا تصور کیا جاسکتا ہے جہاں کارروائی میں کسی فریق کو مقررہ مدت کے اندر مطلوبہ کام کرنے سے اس کے قابو سے باہر حالات کی وجہ سے روکا جاتا ہے۔ مشخص الیہ اس بات کی نشاندہی کر سکتا ہے کہ خاندان میں اچانک موت کی وجہ سے یا اس کی اچانک سنگین نوعیت کی بیماری کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ اسے اچانک باہر کی جگہ پر نکلنا پڑا یا اس وجہ سے کہ وہ اپنی پوری کوشش کے باوجود باہر سے واپس نہیں آسکا، یا دیگر سامان کی وجوہات کی بناء پر، جیسا کہ معاملہ ہو، وہ وقت کے اندر ریٹرن فائل کرنے کے قابل نہیں تھا۔ یہ عدالت دفعہ 148 کے تحت عدالت کے اختیارات سے نمٹتے ہوئے مہنتھ رام داس بنام گناداس، اے آئی آر (1961) ایس سی 982 کے معاملے میں مشاہدہ کرتی ہے:

"طریقہ کار کے احکامات اگرچہ عارضی ہیں (مشروط فرمان الگ)، جوہر میں، ٹیوریم میں ہیں، تاکہ تاخیر کرنے والے مدعی خود کو ترتیب میں رکھ سکیں اور تاخیر سے بچ سکیں۔ تاہم، وہ کسی عدالت کو مقررہ وقت کے اندر ہونے والے واقعات اور حالات کا نوٹس لینے سے مکمل طور پر نہیں روکتے ہیں۔"

اس عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ دفعہ 148 عدالت کو مدعی کے ساتھ انصاف کرنے کا کافی اختیار دیتی ہے اگر توسیع کے لیے معقول وجہ بتائی جاتی ہے اور ادائیگی کے لیے وقت میں توسیع کا حکم،



اگرچہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد منظور کیا جاتا ہے، اس تاریخ سے کام کر سکتا ہے جس پر مقررہ وقت کی میعاد ختم ہوتی ہے۔

ریونیو کے فاضل وکیل نے آندھر اپر دیش عدالت عالیہ کے ٹی ویٹکا کرشنا یا اینڈ کمپنی بنام سی آئی ٹی، 93 آئی ٹی آر 297 کے فیصلے پر سختی سے انحصار کیا جس میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ مشخص الیہ اس مدت سے آگے درخواست دائر کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے جس کے اندر اسے دفعہ 139 کے تحت نوٹس کے مطابق اپناریٹرن فائل کرنے کی ضرورت تھی اور پیش کیا کہ یہ اس نکتے پر صحیح قانون مرتب کرنے کے طور پر قبول کرنے کا مستحق ہے۔ اس معاملے میں ایک سوال جو اس کی رائے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا یہ سمجھا جانا چاہیے کہ انکم ٹیکس افسر نے ریٹرن فائل کرنے کے لیے وقت میں توسیع دی ہے جب اس نے مشخص الیہ کی دیر سے درخواست پر کوئی حکم منظور نہیں کیا؟ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا:

"ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں کوئی شق نہیں ہے جس کے تحت انکم ٹیکس افسر کو ذیلی دفعہ (2) کے تحت نوٹس کے مطابق اپناریٹرن فائل کرنے کے لیے دیے گئے وقت کے بعد کسی مشخص الیہ کی طرف سے دائر درخواست پر حکم جاری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔..... ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ یہ فرض کرنے یا فرض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ کسی مشخص الیہ کی طرف سے وقت کی توسیع کے لیے دائر درخواست اس کے حق میں دی گئی ہوگی جب کہ انکم ٹیکس افسر کی طرف سے اس کی درخواست پر کوئی حکم منظور نہیں کیا گیا ہے۔ ٹیکس لگانے کے قانون میں اس طرح کے مفروضے یا تفہیم کے التزام کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ ایک خود مختار کوڈ ہے۔ ایکٹ کی توضیحات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کو اس طرح کے تفویض کے لیے خاص طور پر فراہم کرنا چاہیے۔ بصورت دیگر، مشخص الیہ کسی بھی فائدے کا دعویٰ نہیں کر سکتا یا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا جب انکم ٹیکس افسر نے اس وقت سے آگے دائر کی گئی اپنی درخواست پر کوئی حکم منظور نہیں کیا جس کے اندر اسے اپناریٹرن پیش کرنا تھا۔

عدالت عالیہ نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ چونکہ انکم ٹیکس افسر کو وقت میں توسیع کی درخواست موصول نہیں ہوئی تھی، اس لیے وہ اس پر کوئی حکم جاری کرنے کا پابند نہیں تھا۔ اس نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ مشخص الیہ اس مدت سے آگے درخواست دائر کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے جس کے

اندر اسے دفعہ 139 کے تحت نوٹس کے مطابق اپناریٹرن فائل کرنا ضروری تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ مشخص الیہ اس مدت سے آگے درخواست دائر کرنے کے لیے کھلا نہیں تھا جس کے اندر اسے اپناریٹرن فائل کرنا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نظریے کو اپناتے ہوئے عدالت عالیہ کے ساتھ جس چیز کا وزن ہوا ہے وہ ایکٹ یا قواعد میں کسی خاص شق کی عدم موجودگی ہے جو مشخص الیہ کو ایسی درخواست دائر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ مختلف وجوہات کی بناء پر قانون سازی عمل کرنے کے طریقہ کار کے معاملات میں تفصیل سے توضیحات نہیں بنا سکتا ہے۔ یہ عدالت یا اتھارٹی کو صوابدیدی اختیار دینے کے ساتھ آرام کر سکتا ہے اور اسے عدالت یا اس اختیار پر چھوڑ سکتا ہے کہ وہ اس اختیار کو اپنی صوابدید پر استعمال کرے جو مناسب سمجھا جاتا ہے اور ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔ اس سلسلے میں کسی خاص شق کی عدم موجودگی میں کوئی خاص کام کیا جا سکتا ہے یا نہیں، اس کا انحصار اس شق کے مقصد اور دیگر متعلقہ عوامل پر ہو گا جیسے کہ اگر یہ مانا جائے کہ ایسا نہیں کیا جا سکتا تو اس کے نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ آئی ٹی او کو وقت سے آگے کی گئی درخواست پر غور کرنے کا اختیار دینے والے مخصوص التزام کی محض عدم موجودگی سے یہ موقف اختیار کرنا مناسب نہیں تھا کہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد وقت میں توسیع کے لیے دفعہ 139(2) کے تحت درخواست دینا مشخص الیہ کے لیے کھلا نہیں تھا اور اس طرح کی درخواست پر آئی ٹی او کے ذریعے غور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اگر اجازت شدہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی درخواست دی جا سکتی تھی تو یہ آئی ٹی او کا فرض بن گیا کہ وہ اسے منظور کرے یا اسے خارج کرے۔ ایک بار جب مشخص الیہ نے آئی ٹی او سے اپنی صوابدید کا استعمال کرنے کا مطالبہ کیا تو اس کے لیے اس درخواست کو نظر انداز کرنے اور اس پر کوئی حکم جاری نہ کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ ہماری رائے میں، آندھرا پردیش عدالت عالیہ نے دفعہ 139(2) فقرہ کی صحیح تشریح نہیں کی۔

پٹنہ عدالت عالیہ نے سی آئی ٹی بنام ایس پی ویز کنسٹرکشن کمپنی، 165 آئی ٹی آر 732 میں بھی دفعہ 139 کے تناظر میں کہا ہے کہ "ریٹرن فائل کرنے کی مقررہ تاریخ کے بعد دائر کی گئی کوئی بھی درخواست اس کے تمام تقدس کو کھو دیتی ہے"۔ اگر مشخص الیہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد وقت میں توسیع کے لیے درخواست دیتا ہے تو انکم ٹیکس افسرانکم ٹیکس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد شقیں کے تحت اس پر کوئی حکم جاری کرنے کا پابند نہیں تھا۔ پٹنہ عدالت عالیہ نے صرف ٹی ویٹکا کرشیا اینڈ کمپنی (اوپر) کے معاملے میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے فیصلے پر عمل کیا

ہے۔ آسام فرنیچر و بینیر اور ساؤملز بنام سی۔ آئی۔ ٹی، 104 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 479 میں، جس کی طرف ہماری توجہ ریونیو کے فاضل وکیل نے مبذول کرائی تھی،

گوہاٹی عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ "انکم ٹیکس افسرانکم ٹیکس رولز، 1962 کے فارم نمبر 6، قاعدہ 13 کے مطابق کسی مشخص الیہ کی طرف سے دائر کردہ وقت میں توسیع کی درخواست پر غور کرنے کا پابند نہیں ہے، یہاں تک کہ جب اسے ریٹرن فائل کرنے کی مقررہ تاریخ کے کافی عرصے بعد بھی تسلیم کیا جاتا ہے، جب تک کہ اس میں تاخیر کی وجوہات کی وضاحت کرتے ہوئے پہلی نظر میں درست بنیاد نہ لی جائے۔" گوہاٹی عدالت عالیہ نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ٹی ویٹکاٹا کرشنا یا اینڈ کمپنی (اوپر) کے فیصلے کا حوالہ دیا اور مشاہدہ کیا کہ وہ عام طور پر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اس میں کیے گئے مشاہدے سے قرارداد ہے کہ آیا انکم ٹیکس افسر کو یہ سمجھا جانا چاہیے کہ اس نے ریٹرن داخل کرنے کے لیے وقت میں توسیع دی ہے جب اس نے مشخص الیہ کی دیر سے درخواست پر کوئی حکم منظور نہیں کیا اور خاص طور پر اس کے ساتھ کہ "یہ ایک مشخص الیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی واپسی کی مقررہ تاریخ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے وقت میں توسیع کے لیے اپنی درخواست دائر کرے۔" ایسا کہنے کے بعد گوہاٹی عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ "دوسری طرف، ہم یہ بھی نہیں دیکھتے کہ انکم ٹیکس افسر کے پاس اس فقرہ کے تحت، دیر سے درخواست پر وقت میں توسیع دینے کے لیے اپنی صوابدید کا استعمال کرنے کا کوئی اختیار ختم ہو جائے گا، بشرطیکہ یہ تخمینہ کاری کے حکم سے پہلے دائر کیا جائے۔" اس فیصلے کو قریب سے پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ریونیو کے فاضل وکیل کی طرف سے ہمارے سامنے اٹھائے گئے دلیل کی حمایت نہیں کرتا ہے۔ اس نے اصل میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقرہ نے انکم ٹیکس افسر کو توسیع کی درخواست پر غور کرنے پر مجبور نہیں کیا، تاہم، دیر سے ہو سکتا ہے کہ یہ کیا گیا ہو اور اس پر حکم منظور کیا گیا ہو، یہاں تک کہ جب یہ ریٹرن جمع کرانے کی مقررہ تاریخ کے کافی عرصے بعد بھی کیا گیا ہو۔

ہمارا ماننا ہے کہ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ نے ان مقدمات میں اور کلکتہ عدالت عالیہ نے سندر داس ٹھا کرے و برادراں میں جو نظریہ اختیار کیا ہے۔ بنام سی آئی ٹی، 137 آئی ٹی آر 646 درست ہے اور آندھرا پردیش عدالت عالیہ نے ٹی ویٹکاٹا کرشنا یا اینڈ کمپنی بنام سی آئی ٹی، 93 آئی ٹی

آر 297، آسام فرنٹیر وینیر میں گواہی عدالت عالیہ اور سا ملز بنام سی آئی ٹی، 104 آئی ٹی آر 479 اور پٹنہ عدالت عالیہ نے سی آئی ٹی بنام ایس پی ویز میں اس کے برعکس نظریہ اختیار کیا ہے۔ کنسٹرکشن کمپنی، 165 آئی ٹی آر 732 درست نہیں ہے۔ دفعہ 139(2) کے تحت مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد وقت میں توسیع کے لیے مشخص الیہان کی طرف سے کی گئی درخواستیں قابل قبول تھیں اور اس لیے درست تھیں۔ اس لیے ہم ایپلوں کو خارج کرتے ہیں لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم جاری نہیں کرتے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔